



## سوال

(45) غروب آفتاب کے قریب نماز جنازہ کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته

جب سورج غروب ہونے کے قریب ہو تو کیا اس وقت نماز جنازہ ادا کرنا درست ہے؟ کتاب و سنت کی رو سے واضح کرس۔ (ایک سائل : پتوکی)

## اجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

و علیکم السلام ورحمة الله وبركاته!  
الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد!

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ :

إِذْ سَأَلَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَا أَنْ نَصْلِي فِينَ، أَوْ أَنْ تَغْبَرْ فِينَ مَهْبِبًا: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلُعُ إِلَيْهِ بَارِزَةً حِتَّى تَقْنَعَ، وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ قَاتِلَ إِلَيْهِ بَارِزَةً حِتَّى تَغْرُبَ حِتَّى تَغْرُبَ

(صحیح مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب الاوقات التي تحيى عن الصلوٰۃ فیها (293/831) المودود (3192) نساني (559/564) 2012/تمذی 1030) ابن ماجہ  
1519 مسند ابو عوانہ 1/386 یہی 32/4 مسند الطیاسی (1001) مسند احمد 4/152

"تین اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھنے اور مردے دفن کرنے سے منع کیا ہے جب سورج واضح طور پر طلوع ہو رہا ہو یا ان تک کہ بلند ہو جائے جب دوپر کے وقت عین سر پر ہوتی کہ غروب ہو جائے اور جس وقت غروب ہونے کے لئے مائل ہو رہا ہوتی کہ غروب ہو جائے۔"

یہی ہی میں یہ الفاظ بھی میں کہ علی بن رباح کہتے ہیں میں نے عقبہ رضی اللہ عنہ سے کہا ہاں ابو بکر رضی اللہ عنہ رات کے وقت دفن کئے گئے۔ یہ حدیث لپنے عموم کی بنا پر نماز جنازہ کو بھی شامل ہے اس لئے کہ وہ بھی صلاۃ (نماز) ہے۔ امام مالک، امام احمد اور امام ابو حیییف رحمہم اللہ انہیں کا بھی یہی قول ہے علامہ البانی فرماتے ہیں :

(ولا تجز الصلوٰۃ علی البحارۃ فی الاوقات الظاهرۃ تحریم الصلوٰۃ فیما الاصرورۃ بحسب عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ)

(احکام الجنازہ، ص: 165)

"جن تین اوقات میں نماز ادا کرنا حرام ہے ان میں نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں سوائے ضرورت کے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فہم بھی



اس مسئلہ میں یہی تھا۔ ”

محمد بن ابی حرمہ کہتے ہیں :

(زینب بنت ابی سلمہ توفیت و طارق امیر المرسی فائز بجازا بعد صلاة الصبح فضلت بالصلوة قال و كان طارق يطیس بالصلوة قال ابن ابی مرحد فضلت عبد اللہ بن عمر يقول البايان تسلوا على جنازہ عجم الا ان واما ان سترک باحی ترثیع الشمس)

(یہیقی، کتاب الجنازہ، باب من کرد الصلوة والقبر فی الساعات الالا ثلث 32/4، الموطا، کتاب الجنازہ ص 188 مترجم)

”زینب بنت ابی سلمہ فوت ہو گئی اور اس زمانے میں مدینہ کے حاکم طارق تھے۔ نماز صبح کے بعد ان کا جنازہ لایا گیا۔ اور بیچھے میں رکھا گیا اور طارق صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھاتے تھے۔ ابن ابی حرمہ کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو سنا وہ زینب کے گھر والوں سے کہتے تھے، یا تو تم نماز جنازہ اب پڑھ لو یا اسے پھوڑ دو یا ان تک کہ سورج بلند ہو جائے۔“

امام مالک نے اسی باب میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں :

(یصلی اللہ علی الجنازہ بعد الصحو و بعد الصبح اذ اصلیتاً لوقتنا)

(الاوسط لابن المنذر)

نماز جنازہ عصر کے بعد پڑھی جائے جب یہ دونوں نمازوں لپٹنے وقت میں پڑھی جائیں یعنی صبح اندھیرے میں پڑھی جائے اور عصر آفتاب زرد ہونے سے پہلے پڑھی جائے زیاد کو علی رضی اللہ عنہ نے خبر دی :

(وان جنازۃ وضعت جنازۃ فی مقبرۃ آمل البصرة حین اصفرت الشس، فلم يصل علیها حتی غربت الشس، فامر ابو بربزة رضی اللہ عنہ المناوی فقادی بالصلوة، ثم أقامها، فتقدم ابو بربزة فضلی بهم المغرب وفي الناس انس بن مالک رضی اللہ عنہ و ابو بربزة من الانصار من أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم ثم صلوا على الجنازة) (یہیقی : 4/32)

”اصل بصرہ کے قبرستان میں سورج کے زرد ہونے کے وقت ایک جنازہ رکھا گیا اس پڑھا گیا یا ان تک کہ سورج غروب ہو گیا ابو بربزة رضی اللہ عنہ نے موذن کو حکم دیا کہ وہ نماز کلئے اذان کے پھر اس نے اقامت کی ابوبربزة رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر انہیں مغرب کی نماز پڑھائی اور لوگوں میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور ابو بربزة رضی اللہ عنہ انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے موجود تھے پھر انہوں نے جنازہ پڑھا۔“

عبد الرحمن بن حمید، بن عبد الرحمن بن عوف فرماتے ہیں :

(وَأَنِي بِجَنَازَةِ رَفِيقِي مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَخَيَّبَتْهُ الْجُنَاحُ فَعَصَمَتْ عَيْنَيْهِ بَنْ مُحَمَّدٍ، يَقُولُ: تَمَوَّلُ عَلَى حَاجَةِ الْأَنْ، وَلَا تَخْرُوْتَ إِلَّا تَلْعَنَ شَمْسًا) (الاوسط لابن المنذر : 5/396)

”رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا جنازہ نماز فجر کے بعد لایا گیا میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سلسلے ساتھی پر اب جنازہ پڑھ لو و گرنہ اسے لیٹ کرو حتی کہ سورج طلوع ہو جائے۔“

مذکورہ بالا احادیث و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ سورج جب نکل رہا ہو یا عین سر پر ہو یا غروب ہونے کے قریب ہو تو نماز جنازہ وغیرہ ادا نہیں کرنا چاہیے۔ امام احمد، امام اسحاق بن راحویہ، امام مالک، امام اوزاعی، امام ابو حیینہ وغیرہ ائمہ کا یہی نقطہ نظر ہے جیسا کہ تختہ الاحوذی 102/4 میں ہے۔

جب کہ امام شافعی فرماتے ہیں جن اوقات میں نماز مکروہ ہے ان میں جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔



(ترمذی مع تخریج 102/4) کتاب الایام، باب القیام با جنازہ (1/279)

علامہ زیلیقی فرماتے ہیں : ابو داؤد نے اس حدیث کو دفن حقیقی پر محمول کیا ہے انہوں نے اسے کتاب الجنازہ میں ذکر کیا ہے اور اس پر باب باندھا ہے "باب الدفن عند طلوع الشمس و عند غروبها" اور امام ترمذی نے اسے نماز پر محمول کیا ہے اسی لئے انہوں نے اس حدیث پر باب باندھا :

(باب ما جاء في كراييه صلوٰۃ الجنازۃ عند طلوع الشّمْس وعند غروبها)

طلوع شمس اور غروب شمس کے وقت نماز جنازہ کی کراہیت کے بارے میں اور امام ترمذی نے عبد اللہ بن المبارک سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ اس حدیث میں :

(انقرہ فیہن موتانا) کا معنی ہے "نماز جنازہ" اور اس معنی میں حدیث میں تصریح بھی آتی ہے امام ابو حفص عمر بن شاہین نے کتاب الجنازہ میں خارجہ بن مصعب عن لیث بن سعد عن موسیٰ بن علی کی سند سے بیان کیا ہے کہ :

(بستان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فعلی علی موتانا عند ثلاث: عند طلوع الشّمْس الی آخرہ)

"اک ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین اوقات میں مردود پر جنازہ پڑھنے سے منع کیا ہے۔"

طلوع شمس کے وقت لئے - علامہ مبارکپوری فرماتے ہیں "اگر کجا جائے کہ نماز جنازہ بھی تو نماز ہے اور ان اوقات میں ہر نماز منع ہے تو امام شافعی نے کیسے کہ دیا ہے کہ ان اوقات میں نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ تو اس کے جواب میں کجا جائے کہ امام شافعی کے نزدیک ان اوقات میں ہر نماز منع نہیں بلکہ صرف وہ نمازوں منع ہیں جن کے لئے کوئی سبب نہیں اور جو اسباب والی نمازوں ہیں وہ ان اوقات میں جائز ہیں اور نماز جنازہ اسباب والی نمازوں میں سے ہے۔ (تخریج الحوزی : 4/103)

جبلہ امام خطابی رحمہ اللہ تعالیٰ "معالم السنن" 327/4 میں فرماتے ہیں۔

ان تین اوقات میں لوگوں نے نماز جنازہ ادا کرنے اور میت کو دفن کرنے کے جواز میں اختلاف کیا ہے اکثر اہل علم اس بات کی طرف گئے ہیں کہ ان اوقات میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے یہی قول عطا، نجحی، او زاعی، ثوری، اصل الراء، احمد اور اسحاق بن راحویہ کا ہے اور شافعی کے نزدیک دن یا رات کے کسی وقت بھی نماز اور میت کو دفن کیا جا سکتا ہے۔ اور جماعت کا قول حدیث کی موافقت کی وجہ سے اولی ہے۔ امام ابن المنذر انیسا پوری نے بھی اسی بات کو قبول کیا ہے۔ (الاوسط لابن المنذر 5/396)

اور راقم کے نزدیک بھی یہی بات اولی و انسب ہے کیونکہ اس کی تائید عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

علامہ عبدالرحمن مبارکپوری فرماتے ہیں "بعد نماز عصر اور بعد نماز فجر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے ہاں افتاب طلوع ہونے کے وقت اور غروب ہونے کے وقت اور ٹھیک دوپر کو آخاب کھڑے ہونے کے وقت نماز جنازہ پڑھنا نہیں چاہیے" (کتاب الجنازہ : 48)

حمدہ مائنے و اللہ اعلم با صواب

## آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3 - کتاب الجنازہ - صفحہ 207



جَمِيعَ الْكِتَابِ لِلْأَمَّةِ  
الْيَقِينُ بِالْعِلْمِ  
**مَدْحُوفٌ**

## محدث فتوی